بسم اللہ الرحمان الرحیم

آیات قرآنیہ

(۱)۔وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى اَعْقَابِكُم (آل عمران:۱۴۴)

ترجمہ:۔ (از قاضی محمد ثناء اللہ الحنفی المظہری)''اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں ہیں مگر رسول گذر گئے اور مر گئے ان سے پہلے پیغمبر پس یقیناً وہ بھی مر گئے پس کیا اگر وہ (اپنی موت) مر جائیں گے یا مارے جائیں گے تو تم ایڑیوں کے بل اپنے پہلے مذہب یعنی کفر کی طرف پلٹ جاؤ گے'' (تفسیر مظہری۔جلد دوم صفحہ ۳۷۷ دارالاشاعت کراچی)

(۲)۔ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًامَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِىْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شهيدٌ (المائدہ:۱۱۷)

ترجمہ:(ازاھلحدیث علامہ شاہ رفیع الدین محدث دہلوی صاحب)

''اور تھا میں اوپر ان کے شاہد جب تک رہا میں بیچ ان کے پس جب قبض کیا تو نے مجھ کو تھا تو ہی نگہبان اوپر ان کے اور تو اوپر ہر چیز کے گواہ ہے''

(۳)۔اِذْقَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰىٓ اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ (آل عمران ۵۵)

ترجمہ(از اہل سنت عالم مولوی احمد رضا خان بریلوی):۔''یاد کرو جب اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا''

ترجمہ(از شیعہ عالم سید فرمان علی صاحب):''(وہ وقت بھی یاد کرو) جب عیسیٰ سے خدا نے فرمایا اے عیسیٰ میں ضرور تمھاری زندگی کی مدت پوری کر کے تم کو اپنی طرف اٹھالوں گا''

(۴)بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ(النساء:۱۵۹) میں بھی رفع کے معنی درجہ اور رتبہ کی بلندی کے ہیں کیونکہ لغت میں رفع کے معنی عزت اور درجہ کی بلندی کے ہیں۔ (لسان العرب،نہایہ ابن اثیر)

مشہور فقیہ علامہ ابن حزم اندلسی نے بھی اس آیت کے یہی معنی بیان کئے ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

''عیسیٰ نہ قتل ہوئے نہ سولی پر مارے گئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں وفات دے کر اپنی طرف ان کا رفع کیا''اسی طرح اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ (آل عمران:۵۵) اور فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِىْ(المائدہ ۱۱۷) دونوں آیات میں توفی کے معنی موت کے کئے ہیں''

(المحلی ابن حزم صفحہ ۲۳۔مطبوعہ مصر)

حضرت ادریسؑ کے رفع سے بھی درجات کی بلندی کے معنی لیے جاتے ہیں جیسے فرمایا وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا(مریم ۵۷)

ترجمہ(از اہل سنت دیوبندی عالم مولوی اشرف علی تھانوی صاحب)

''اور ہم نے ان کو (کمالات میں) بلند رتبہ تک پہنچایا''

دعا بین السجدتین میں وَارْفَعْنِىْ کا بھی یہی مطلب لیا جاتا ہے کہ مجھے رفعت بخش اور میرے روحانی درجے بلند کر

(ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب مایقول بین السجدتین)

(۵)وَاَوْصٰنِىْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَادُمْتُ حَيًّا (مریم:۳۲)

ترجمہ:(از شاہ رفیع الدین)اور حکم کیا ہے مجھ کو ساتھ نماز کے اور زکوٰۃ کے جب تک رہوں میں جیتا۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو اپنی زندگی میں نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا ہے اور آسمان پر ان اعمال کا

بجالانا محال ہے کیونکہ زکوٰۃ دینے کے لئے مال اور زکوٰۃ لینے والوں کا ہونا ضروری ہے جن کا آسمان پر ہونا نا معلوم ہے

(۶) مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ (المائدہ:۷۶)

ترجمہ: (از شاہ رفیع الدین محدث دہلوی) نہیں مسیح بیٹا مریم کا مگر پیغمبر، تحقیق گزرے ہیں پہلے اس سے پیغمبر اور ماں اس کی صدیقہ تھی یعنی ولیہ تھی وہ دونوں کھاتے کھانا۔

بتایا کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم دونوں کھانا کھایا کرتے تھے گویا اب نہیں کھاتے اور جس طرح حضرت مریم نے بوجہ وفات کھانا چھوڑ دیا ہے اسی طرح حضرت عیسیٰ بھی بوجہ وفات اب کھانا نہیں کھاتے زندگی کی صورت میں کھانا اور دوسری حوائج ضروریہ لازمی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کے لئے ایسے جسم نہیں بنائے کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں (الانبیاء ۹)

احادیث نبویہ

(۱) اِنَّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَاشَ عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ سَنَةٍ وَلَا اُرَانِىْ اِلَّا ذَاهِبًا عَلٰى رَاْسِ السِّتِّيْنَ

(المعجم الکبیر الطبرانی جلد ۲۲ صفحہ ۴۱۸ مکتبہ ابن تیمیہ قاہرہ، کنز العمال جلد ۱۱ حدیث نمبر ۳۲۲۶۲ روایہ فاطمہ الزہراءؓ)

ترجمہ: عیسیٰ ابن مریم ایک سو بیس سال زندہ رہے اور میں غالباً ساٹھ سال کی عمر کے سر پر پہنچ چکا ہوں

(۲) لَوْ كَانَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى حَيَّيْنِ لَمَا وَسِعَهُمَا اِلَّا اتِّبَاعِىْ

(تفسیر ابن کثیر زیر آیت آل عمران ۸۱)

ترجمہ: اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری اتباع کے سوا چارہ نہ تھا

(۳) آنحضرت ﷺ نے معراج کی رات حضرت عیسیٰؑ کو حضرت یحییٰؑ کے ساتھ دوسرے آسمان پر دیکھا (بخاری کتاب بداء الخلق باب قول اللہ تعالیٰ فی ذکر رحمۃ ربک) جس سے صاف ظاہر ہے کہ وہاں ان دونوں کی روحیں تھیں نہ کہ جسم۔

(۴) احادیث میں حضرت عیسیٰ اور امت میں آنے والے مسیح کا حلیہ الگ الگ بیان کیا گیا ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ

رَاَيْتُ عِيْسٰى وَمُوْسٰى وَاِبْرَاهِيْمَ فَاَمَّا عِيْسٰى فَاَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيْضُ الصَّدْرِ

(بخاری کتاب الانبیاء باب قولہ یا اھل الکتاب لا تغلو فی دینکم)

ترجمہ: (شب معراج) میں نے حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم کو دیکھا۔ عیسیٰ تو سرخ رنگ، گھنگھریالے بالوں اور چوڑے سینے والے ہیں۔

امت میں آنے والے مسیح کا حلیہ

فَاِذَا رَجُلٌ اٰدَمُ كَاَحْسَنِ مَا يُرٰى مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهٗ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجِلُ الشَّعْرِ يَقْطُرُ رَاْسُهٗ مَاۤءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ

(بخاری کتاب الانبیاء باب قولہ یا اھل الکتاب لا تغلو فی دینکم)

ترجمہ: ایک شخص کو دیکھا جس کا رنگ گندمی ہے بال کندھوں تک اور صاف سیدھے ہیں گویا ان سے پانی ٹپک رہا ہے وہ دو آدمیوں

کے کندھوں پر ہاتھ رکھے کعبے کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے جواب ملا کہ یہ مسیح ابن مریم ہے

بزرگان سلف

(۱) قَالَ مَالِكٌ مَاتَ

(مجمع بحار الانوار جلد اصفحہ ۲۸۶ مطبوعہ ایران ۔البیان والتحصیل از ابوالولید ابن رشد قرطبی ص ۴۴۸ مطبوعہ قطر)

ترجمہ: حضرت امام مالکؒ نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم فوت ہوگئے ہیں

(۲)مشہور صوفی بزرگ حضرت داتا گنج بخش فرماتے ہیں:۔

''اور پیغمبر ﷺ نے فرمایا کہ میں نے معراج کی رات آدم صفی اللہ اور یوسف صدیق اور موسیٰ کلیم اللہ اور ہارون حلیم اللہ اور عیسیٰ روح اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ صلوٰت اللہ علیہم اجمعین کو آسمانوں میں دیکھا تو ضرور بالضرور وہ ان کی روحیں ہی تھیں''

(کشف المحجوب اردو از حضرت داتا گنج بخش صاحب ترجمہ مولوی محمد حسین صفحہ ۳۱۷۔ دین محمدی پریس لاہور)

(۳)مشہور دیوبندی عالم علامہ عبیداللہ سندھی فرماتے ہیں:۔

''یہ جو حیات عیسیٰ لوگوں میں مشہور ہے یہ یہودی کہانی ، نیز صابی من گھڑت کہانی ہے......قرآن میں ایسی کوئی آیت نہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہو کہ عیسیٰ نہیں مرا''

(الہام الرحمان فی تفسیر القرآن اردو۔ صفحہ ۲۴۰ ناشر ادارہ بیت الحکمۃ کبیر والا ضلع ملتان)

(صرف احمدی احباب کے لئے)

مفید علمی

حوالہ جات

وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام